روزنامہ 1913ء سے جاری شدہ FR-10

الفضل

ٹیلیفون نمبر 047-6213029 DAILY ALFAZL

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

بدھ 20 جون 2012ء 29 رجب 1433 ہجری 20 احسان 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 143

حضرت نوحؑ کی تعلیمات

خداتعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

یقیناً ہم نے نوح کو بھی اس کی قوم کی طرف بھیجا پس اس نے کہا اے میری قوم اللہ کی عبادت کرو۔ اس کے سوا تمہارا کوئی معبود نہیں۔

(الاعراف:60)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے ایک بارفرمایا:

حضرت مسیح موعود کی عادت تھی کہ آپ فرض پڑھنے کے بعد فوراً اندرون خانہ چلے جاتے تھے اور ایسا ہی اکثر میں بھی کرتا ہوں اس سے بعض نادان بچوں کو بھی غالباً یہ عادت ہوگئی ہے کہ وہ فرض پڑھنے کے بعد فوراً بیت الذکر سے چلے جاتے ہیں اور ہمارا خیال ہے کہ وہ سنتوں کی ادائیگی سے محروم ہو جاتے ہیں ان کو یاد رکھنا چاہئے کہ حضرت صاحب اندر جا کر سب سے پہلے سنتیں پڑھا کرتے تھے۔ ایسا ہی میں بھی کرتا ہوں۔ کوئی ہے جو حضرت صاحب کے اس عمل درآمد کے متعلق گواہی دے۔

اس پر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب جو حسب العادت مجلس درس میں تشریف فرما تھے کھڑے ہوئے اور بآواز بلند کہا بے شک حضرت صاحب کی ہمیشہ عادت تھی کہ آپ بیت جانے سے پہلے گھر میں سنتیں پڑھ لیا کرتے تھے اور باہر بیت میں جا کر فرض ادا کر کے گھر میں آتے تو فوراً سنتیں پڑھنے کھڑے ہوتے۔ اور نماز سنت پڑھ کر پھر اور کوئی کام کرتے۔ ان کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب نے بھی یہی شہادت دی۔ اور ان کے بعد حضرت میر ناصر نواب صاحب نے اور ان کے بعد صاحبزادہ میر محمد اسحاق صاحب نے اور پھر حضرت اقدس کے پرانے خادم حافظ حامد علی صاحب نے بھی وہی گواہی دی۔ (سیرت مسیح موعود ص66)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب فرماتے ہیں:

حضرت مسیح موعود نماز میں جلدی نہ کرتے تھے بلکہ سکون کے ساتھ آہستگی سے رکوع اور سجدے میں جاتے اور آہستگی کے ساتھ اٹھتے تھے“۔

(الفضل 3 جنوری 1931ء)

حضرت قاضی محمد یوسف صاحب فرماتے ہیں:

میں نے بارہا حضرت مسیح موعود کو نماز فرض اور نماز تہجد پڑھتے ہوئے دیکھا آپ نماز نہایت اطمینان سے پڑھتے۔

(سیرت المہدی جلد3ص48)

حضرت مفتی محمد صادق صاحب فرماتے ہیں:

”نماز تہجد کے واسطے آپ بہت پابندی سے اٹھا کرتے تھے۔ فرمایا کرتے تھے کہ تہجد کے معنے ہیں، سوکر اٹھنا، جب ایک دفعہ آدمی سو جائے اور پھر نماز کے واسطے اٹھے تو وہی اس کا وقت تہجد ہے۔ عموماً آپ تہجد کے بعد سوتے نہ تھے۔ صبح کی نماز تک برابر جاگتے رہتے............“۔

(الفضل 3 جنوری 1931ء)

حضرت مرزا دین محمد صاحب لنگروال فرماتے ہیں:

میں اپنے بچپن سے حضرت مسیح موعود کو دیکھتا آیا ہوں۔ اور سب سے پہلے میں نے آپ کو مرزا غلام مرتضٰی صاحب کی زندگی میں دیکھا تھا۔ جبکہ میں بالکل بچہ تھا آپ کی عادت تھی کہ رات کو عشاء کے بعد جلد سو جاتے تھے۔ اور پھر ایک بجے کے قریب تہجد کے لئے اٹھ کھڑے ہوتے تھے۔ اور تہجد پڑھ کر قرآن کریم کی تلاوت فرماتے رہتے تھے۔ پھر جب صبح کی (نداء) ہوتی تو سنتیں گھر میں پڑھ کر نماز کیلئے بیت الذکر میں جاتے۔ اور باجماعت نماز پڑھتے۔ نماز کبھی خود کراتے کبھی میاں جان محمد کراتا۔ نماز سے آ کر تھوڑی دیر کے لئے سو جاتے۔ میں نے آپ کو بیت الذکر میں سنت نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔ سنت گھر پر پڑھتے تھے۔ (سیرت المہدی جلد 3ص20)

پھر فرماتے ہیں:

میں حضرت صاحب کے پاس سوتا تھا۔ تو آپ مجھے تہجد کے لئے نہیں جگاتے تھے۔ مگر صبح کی نماز کے لئے ضرور جگاتے تھے۔ اور جگاتے اس طرح تھے کہ پانی میں انگلیاں ڈبو کر اس کا ہلکا سا چھینٹا پھوار کی طرح پھینکتے تھے۔ میں نے ایک دفعہ عرض کیا کہ آپ آواز دے کر کیوں نہیں جگاتے۔ اور پانی سے کیوں جگاتے ہیں۔ اس پر فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح کرتے تھے اور فرمایا کہ آواز دینے سے بعض اوقات آدمی دھڑک جاتا ہے۔

(سیرت المہدی جلد 3ص20)

ہر ایک نشہ کی چیز کو ترک کرو

حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔

”تم ہر ایک بے اعتدالی کو چھوڑ دو ہر ایک نشہ کی چیز کو ترک کرو انسان کو تباہ کرنے والی صرف شراب ہی نہیں بلکہ افیون، گانجا، چرس، بھنگ، تاڑی اور ہر ایک نشہ جو ہمیشہ کے لئے عادت کر لیا جاتا ہے وہ دماغ کو خراب کرتا اور آخر ہلاک کرتا ہے سو تم اس سے بچو۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ تم کیوں ان چیزوں کو استعمال کرتے ہو جن کی شامت سے ہر ایک سال ہزارہا تمہارے جیسے نشہ کے عادی اس دنیا سے کوچ کرتے جاتے ہیں۔“

(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 70)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2012ء مرسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

ربوہ میں بجلی آنا ایک خبر ہے

یوں تو پورے پنجاب میں ہی بجلی کی کمی کا سامنا ہے مگر ربوہ میں تو بجلی ایک خواب بن کر رہ گئی ہے۔ کم وبیش ایک ہفتہ سے مسلسل یہ حال ہے کہ سارے دن میں 2، 3 گھنٹے سے زیادہ نہیں آتی۔ اس لئے اب بجلی جانا خبر نہیں بجلی کا آنا خبر ہے اور یہ مختصر عرصہ بھی بغیر کسی شیڈول کے ہے اور اس دوران بھی کئی دفعہ ٹرپنگ ہوتی ہے۔

اہل ربوہ پرامن اور قانون کے پابند ہیں۔ کوئی ہنگامہ نہیں کرتے، قومی املاک کو نقصان نہیں پہنچاتے مگر ان کی املاک مسلسل تباہ ہو رہی ہیں۔ کیا انہیں پرامن رہنے کی سزا دی جا رہی ہے۔ عوام نے متعلقہ حکام اور اداروں سے صرف نوٹس لینے کا نہیں، عملی کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔

قیادت تربیت مجلس انصار اللہ پاکستان

حضرت مسیح موعود اور خلفاء سلسلہ کے ارشادات کی روشنی میں

ابتلاؤں میں اہل ایمان کا طرز عمل

مصائب کیوں آتے ہیں؟

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

’’اُن بلاؤں میں جو خدا کے راستبازوں اور پیارے بندوں پر آتی ہیں اور اُن بلاؤں میں جو خدا تعالیٰ کے نافرمانوں اور خطا کاروں پر آتی ہیں زمین آسمان کا فرق ہے۔ اس لئے کہ اُن کے اسباب بھی مختلف ہیں۔ نبیوں اور راستبازوں پر جو بلائیں آتی ہیں اُن میں اُن کو ایک صبرِ جمیل دیا جاتا ہے جس سے وہ بلا اور مصیبت اُن کے لئے مُدرک الحلاوت ہو جاتی ہیں۔ وہ اس سے لذّت اٹھاتے ہیں اور روحانی ترقیوں کے لئے ایک ذریعہ ہو جاتی ہیں۔ کیونکہ اُن کے درجات کی ترقی کے لئے ایسی بلاؤں کا آنا ضروری ہے جو ترقیات کے لئے زینہ کا کام دیتی ہیں۔ جو شخص ان بلاؤں میں نہیں پڑتا اور ان مصیبتوں کو نہیں اٹھاتا وہ کسی قسم کی ترقی نہیں کر سکتا‘‘۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 117)

’’حسن بصریؒ کا ذکر ہے کہ کسی نے اُن سے پوچھا کہ تم کو غم کب ہوتا ہے تو اس نے جواب دیا کہ جب کوئی غم نہ ہو۔ سوچ کر دیکھ لیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ جب تلخ زندگی مصائب و شدائد کی انسان پر پڑتی ہے اور وہ ان کو برداشت کرتا ہے تو اس کے بعد پوشیدہ انعامات وارد ہوتے ہیں۔ دنیا کی وضع ہی کچھ ایسی بنی ہے کہ اوّل تکلیف ہوتی ہے تو پھر آرام حاصل ہوتا ہے۔ اچھی طرح کھانے کا مزہ اسی وقت ہوتا ہے جبکہ انسان بھوک کی شدت کو برداشت کر چکا ہو۔ جو مزا ٹھنڈے پانی میں روزے دار کو حاصل ہوتا ہے۔ وہ دوسرے کو کہاں نصیب ہوسکتا ہے؟ معمولی طور پر ہر روز کھایا جاتا ہے۔ مگر اس میں وہ لُطف نہیں جو لُطف اس کھانے میں ہوتا ہے جو مثلاً سفر کے بعد بھوک کی شدت سے حاصل ہوتا ہے۔ وضع دنیا کی ایسی واقع ہوئی ہے کہ درد کے بعد ہی راحت حاصل ہوتی ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 274)

وفادار عزت پاتے ہیں

’’پس اگر کوئی میرے قدم پر چلنا نہیں چاہتا تو مجھ سے الگ ہو جائے۔ مجھے کیا معلوم ہے کہ ابھی کون کون سے ہولناک جنگل اور پُر خار بادیہ درپیش ہیں جن کو میں نے طے کرنا ہے۔ پس جن لوگوں کے نازک پیر ہیں وہ کیوں میرے ساتھ مصیبت اٹھاتے ہیں۔ جو میرے ہیں وہ مجھ سے جدا نہیں ہو سکتے۔ نہ مصیبت سے، نہ لوگوں کے سب و شتم سے، نہ آسمانی ابتلاؤں اور آزمائشوں سے۔ اور جو میرے نہیں وہ عبث دوستی کا دم مارتے ہیں کیونکہ وہ عنقریب الگ کئے جائیں گے اور ان کا پچھلا حال ان کے پہلے سے بدتر ہوگا۔ کیا ہم زلزلوں سے ڈر سکتے ہیں۔ کیا ہم خدا تعالیٰ کی راہ میں ابتلاؤں سے خوفناک ہو جائیں گے۔ کیا ہم اپنے پیارے خدا کی کسی آزمائش سے جدا ہو سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں ہو سکتے۔ مگر محض اُس کے فضل اور رحمت سے۔ پس جو جدا ہونے والے ہیں جدا ہو جائیں اُن کو وداع کا سلام۔ لیکن یاد رکھیں کہ بدظنی اور قطع تعلق کے بعد اگر پھر کسی وقت جھکیں تو اس جھکنے کی عنداللہ ایسی عزت نہیں ہوگی جو وفادار لوگ عزت پاتے ہیں کیونکہ بدظنی اور غداری کا داغ بہت ہی بڑا داغ ہے‘‘۔

(روحانی خزائن جلد 9 انوار الاسلام صفحہ 24، 23)

مصائب سے نجات کا ذریعہ

’’اس نسخہ کو ہمیشہ یاد رکھو اور اس سے فائدہ اُٹھاؤ کہ جب کوئی دکھ یا مصیبت پیش آوے تو فوراً نماز میں کھڑے ہو جاؤ اور جو مصائب اور مشکلات ہوں اُن کو کھول کھول کر اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کرو کیونکہ یقیناً خدا ہے اور وہی ہے جو ہر قسم کی مشکلات اور مصائب سے انسان کو نکالتا ہے وہ پکارنے والے کی پکار کو سنتا ہے۔ اُس کے سوا کوئی نہیں جو مددگار ہو سکے۔ بہت ہی ناقص ہیں وہ لوگ کہ جب اُن کو مشکلات پیش آتی ہیں تو وکیل، طبیب یا اور لوگوں کی طرف تو رجوع کرتے ہیں مگر خدا تعالیٰ کا خانہ بالکل خالی چھوڑ دیتے ہیں۔ مومن وہ ہے جو سب سے اول خدا تعالیٰ کی طرف دوڑے‘‘۔ (ملفوظات جلد پنجم صفحہ 96)

یہ جان آگ میں پڑ کر سلامت آنے والی ہے

ایک دفعہ یہ اعتراض کیا گیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالنا اور پھر اُس آگ کا ٹھنڈا ہونا قانونِ قدرت کے خلاف ہے۔ اس کے جواب میں لکھا گیا کہ آگ سے مراد حقیقی آگ نہیں بلکہ دشمنی اور شرارت کی آگ ہے۔ حضرت مسیح موعود کو اس جواب کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا اس تاویل کی کیا ضرورت تھی۔ ہم خدا کی طرف سے اس زمانہ میں موجود ہیں۔ ہمیں کوئی دشمن آگ میں ڈال کر دیکھ لے خدا کے فضل سے ہم پر بھی آگ ٹھنڈی ہوگی۔

(تاریخ احمدیت جلد دوئم صفحہ 582,581)

استقامت کا شہزادہ

’’صاحبزادہ عبداللطیف شہید کا واقعہ تمہارے لئے اسوۂ حسنہ ہے۔ تذکرۃ الشہادتین کو بار بار پڑھو اور دیکھو کہ اس نے اپنے ایمان کا کیسا نمونہ دکھایا ہے۔ اُس نے دنیا اور اس کے تعلقات کی کچھ بھی پروا نہیں کی۔ بیوی یا بچوں کا غم اس کے ایمان پر کوئی اثر نہیں ڈال سکا۔ دنیوی عزت اور منصب اور تنعّم نے اُس کو بزدل نہیں بنایا۔ اُس نے جان دینی گوارا کی مگر ایمان کو ضائع نہیں کیا۔ عبداللطیف کہنے کو مارا گیا یا مر گیا مگر یقیناً سمجھو کہ وہ زندہ ہے اور کبھی نہیں مرے گا‘‘۔

(ملفوظات جلد سوئم صفحہ 512,511)

بوجھ ہلکے کرنے کے طریق

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:

’’بسا اوقات یہ دیکھا گیا ہے کہ لوگوں پر جب مصائب آتے ہیں یا امتحانوں میں مبتلا ہوتے ہیں تو وہ نمازیں چھوڑ کر بیٹھ جاتے ہیں ...... قرآن کریم فرماتا ہے کہ یہی وقت ہے نمازیں بڑھانے کا یہی وقت ہے نمازوں میں زیادہ توجہ کرنے کا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود لکھتے ہیں کہ ہمیں تو جب بھی کوئی مشکل پڑے کوئی مصیبت ہو ہم دروازے بند کر لیتے ہیں اور نماز میں گریہ و زاری کر کے اپنے سارے بوجھ ہلکے کر لیتے ہیں‘‘۔

(خطبہ جمعہ 15 اگست 1986، خطبات طاہر جلد پنجم صفحہ 556)

بابرکت ثمرات

’’جہاں تک اس دَورِ ابتلا کا تعلق ہے خدا تعالیٰ کے فضل سے اللہ کی نصرتیں عجیب رنگ میں ظاہر ہو رہی ہیں اور اُن کے بیان کی انسان میں طاقت نہیں ہے...... پاکستان میں جو کچھ ہو رہا ہے اس میں ایک پروگرام یہ ہے کہ قرآن کریم کے تراجم پر قدغن لگا دی جائے اور جماعت احمدیہ سے یہ حق چھین لیا جائے کہ وہ قرآن کریم کے تراجم شائع کرے اور دوسرا اُن کا پروگرام کا حصہ یہ ہے کہ (بیوت الذکر) کو مسمار کیا جائے اُن کے گنبد مٹائے جائیں اُن کے منار مسمار کر دیئے جائیں اور (بیوت الذکر) کی شکل اور قبلے تبدیل کر دیئے جائیں۔ ایک وہ خدمت ...... ہے جو وہاں ہو رہی ہے اور ایک وہ توفیق ہے جو خدا ہمیں یہاں نصیب فرما رہا ہے۔ تمام دنیا میں نئی نئی (بیوت الذکر) کی، عظیم الشان مشنوں کے قیام کی توفیق بخشتا چلا جا رہا ہے...... دو سال کے اندر 25 زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کی توفیق پانا جماعت کے لئے خدا تعالیٰ کی دین ہے۔ اُس کی عطا کے سوا ممکن ہی نہیں تھا‘‘۔

(خطبہ عید الفطر فرمودہ 9 جون 1986ء خطبات طاہر عیدین صفحہ 58,57)

ہمسایہ کی خبر گیری

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

پھر میں دیکھتا ہوں کہ بہت سے ہیں جن میں اپنے بھائیوں کے لئے کچھ بھی ہمدردی نہیں۔ اگر ایک بھائی بھوکا مرتا ہو تو دوسرا توجہ نہیں کرتا اور اس کی خبر گیری کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ یا اگر وہ کسی اور قسم کی مشکلات میں ہے تو اتنا نہیں کرتے کہ اس کے لئے اپنے مال کا کوئی حصہ خرچ کریں۔ حدیث شریف میں ہمسایہ کی خبر گیری اور اس کے ساتھ ہمدردی کا حکم آیا ہے بلکہ یہاں تک بھی ہے کہ اگر تم گوشت پکاؤ تو شوربا زیادہ کر لو تا کہ اسے بھی دے سکو۔ اب کیا ہوتا ہے اپنا ہی پیٹ پالتے ہیں، لیکن اس کی کچھ پرواہ نہیں۔ یہ مت سمجھو کہ ہمسایہ سے اتنا ہی مطلب ہے جو گھر کے پاس رہتا ہو۔ بلکہ جو تمہارے بھائی ہیں وہ بھی ہمسایہ ہی ہیں خواہ وہ سو کوس کے فاصلے پر بھی ہوں۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 215)

گزشتہ قربانیوں کے پھل

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

’’ہمیشہ یاد رکھیں یہ ان مومنین کی قربانیاں ہی تھیں جنہوں نے قرون اولیٰ میں بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جذب کیا اور حضرت مسیح موعود کے زمانے میں بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت کو سمیٹنے کے لئے (رفقاء) حضرت مسیح موعود نے کوشش کی، ملک بدر ہوئے، مالی نقصانات برداشت کرنے پڑے، جہاد کرنا پڑا، سب کچھ ہوا اور پھر ان قربانیوں کو ایسے پھل لگے کہ آج ہم دیکھ کر حیران ہوتے ہیں‘‘۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 16 فروری 2007ء از مشعل راہ جلد پنجم حصہ چہارم صفحہ 137، 138)

نوٹ: جولائی 2011ء تک خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے 200 ممالک میں جماعت احمدیہ کا قیام عمل میں آچکا ہے۔ نیز دنیا کی 70 زبانوں میں قرآن مجید کے مکمل تراجم کی اشاعت ہو چکی ہے۔ اس وقت افریقہ کے 12 ممالک میں جماعت کے قائم کردہ 39 ہسپتالوں اور کلینکس میں 41 ڈاکٹرز دکھی انسانیت کی خدمت میں مصروف ہیں۔ 12 ممالک میں 656 تعلیمی ادارے علم کی روشنی پھیلا رہے ہیں۔

پبلشر و پرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دار النصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

10

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا دورہ جرمنی

ملٹری ہیڈکوارٹر میں تقریب۔ حضور کا خطاب۔ سوال و جواب اور کونسلر سے ملاقات

رپورٹ: مکرم عبدالماجد طاہر صاحب ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن

30 مئی 2012ء

صبح ساڑھے چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

کوبلنز میں تقریب

آج جرمنی کے شہر Koblenz میں وہاں کے ملٹری ہیڈکوارٹر (Military Head Quarters) کی طرف سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں ایک تقریب (Reception) کا اہتمام کیا گیا تھا۔

آرمی کے اس ہیڈکوارٹر میں انرلیڈرشپ (Inner Leadership) کا بھی سنٹر ہے اور پالیسی میکرز سنٹر فار آرمڈ فورسز بھی ہے۔

بیت السبوح (فرینکفرٹ) سے کوبلنز کا فاصلہ 130 کلومیٹر ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نو بجکر پینتیس منٹ پر اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور دعا کروائی اور کوبلنز کے لئے روانگی ہوئی۔

ملٹری ہیڈکوارٹر میں آمد

دس بجکر چالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ملٹری ہیڈکوارٹر پہنچے۔ جہاں جرمن آرمی کے سینئر افسران نے باہر آکر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا گاڑی کے پاس استقبال کیا اور حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ یہ افسران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو پورے اعزاز کے ساتھ عمارت کے اندر لے گئے اور وہاں پہلے سے منتظر بریگیڈیئر جنرل Bach نے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بریگیڈیئر جنرل Bach اور اس کے ساتھی افسران سے گفتگو فرمائی۔ حضور انور کی خدمت میں وزیٹر بک پیش کی گئی جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انگریزی زبان میں لکھا۔ جس کا ترجمہ درج ذیل ہے۔

مجھے یہاں آکر بہت خوشی ہوئی ہے اور میں کمانڈر صاحب اور تمام سٹاف کے عمدہ سلوک سے بہت متاثر ہوا ہوں۔ اللہ آپ سب پر اپنا فضل کرے۔ اللہ تعالیٰ اس ملک پر اپنا فضل نازل فرمائے۔

کانفرنس ہال میں

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو کانفرنس ہال میں لے جایا گیا جہاں آرمی، فضائیہ اور نیوی کے مختلف Ranks کے آفیسرز موجود تھے ان میں بریگیڈیئر جنرل، کرنل، ونگ کمانڈر، نیوی کے ایڈمرل، لیفٹیننٹ کرنل، میجر اور کیپٹن اور دیگر آفیسرز موجود تھے۔ سبھی اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔

سب سے پہلے اس ہیڈکوارٹر کے انچارج جنرل Bach نے تعارف کروایا اور حضور انور کی یہاں آمد پر خوشی کا اظہار کیا اور شکریہ ادا کیا کہ حضور انور وقت نکال کر یہاں تشریف لائے ہیں۔ جنرل صاحب نے آج کے اس پروگرام کا تعارف کروایا اور نیشنل امیر صاحب جرمنی، میئر صاحب کوبلنز شہر اور صدر جماعت کوبلنز کو بھی خوش آمدید کہا اور بعض سرکردہ افسران کا تعارف کروایا۔

جنرل صاحب نے سب مہمانوں کو مخاطب کرکے کہا کہ ان سب کا آنا آپس کی دوستی کو واضح کر دیتا ہے۔ جنرل صاحب نے کہا کہ Intercultural Competence کا جرمنی میں بھی اور فوج کے لئے بھی ایک اہم کردار ہے۔ اس کی ضرورت خاص طور پر آج کے دنوں میں جو کہ گلوبلائزیشن (Globalization) کا زمانہ ہے مزید بڑھ گئی ہے۔ آج کل مختلف ممالک کے لوگ آپس میں ایک ہی ملک میں اکٹھے رہتے ہیں اور مختلف کلچر Culture اور مذاہب کو آپس میں امن سے رہنا ہوتا ہے۔ اس لئے ایسے پروگرام ضروری ہوتے ہیں۔

میئر کا ایڈریس

جنرل Bach صاحب کے اس تعارفی ایڈریس کے بعد کوبلنز (Koblenz) شہر کے میئر Prof. Dr. Joachim Hofmann Gottig نے اپنا ایڈریس پیش کیا۔

میئر صاحب کا تعلق جرمنی کی سوشل ڈیموکریٹک پارٹی سے ہے اور موصوف گزشتہ ایک سال سے کوبلنز کے میئر ہیں۔

میئر صاحب نے اپنا ایڈریس پیش کرتے ہوئے سب سے پہلے حضور انور کو جنرل Bach کو اور دوسرے مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز Koblenz تشریف لائے اور انہیں حضور انور کو کوبلنز شہر کی طرف سے استقبال کرنے کا موقع ملا۔

میئر صاحب نے بتایا کہ شہر کی انتظامیہ کے جماعت احمدیہ سے بہت اچھے تعلقات ہیں اور انہیں اس بات پر فخر ہے کہ بین المذہبی تعلقات بہت اچھے ہیں اور کوئی مشکل پیش نہیں آتی۔ یہ اس لئے ممکن ہے کیونکہ سب شہری قانون کی پابندی کرتے ہیں اور کوئی بھی کسی مذہب کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔ میئر صاحب نے کہا آج کا یہ پروگرام ایک بار پھر واضح کر رہا ہے کہ تمام مذاہب کتنے امن اور محبت کے ساتھ آپس میں رہتے ہیں۔ آخر پر میئر نے ایک بار پھر مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔

میئر کے ایڈریس کے بعد مکرم امیر صاحب جرمنی عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب نے اپنے ایڈریس میں جماعت کے قیام اور تعارف اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا تعارف پیش کیا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گیارہ بجکر دس منٹ پر اپنا خطاب انگریزی زبان میں فرمایا۔

حضور انور کا خطاب

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنا خطاب بسم اللہ کے ساتھ شروع فرمایا:

بعدازاں حضور انور نے مہمانوں سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ پر اللہ کی سلامتی اور فضل نازل ہو۔

سب سے پہلے تو میں اس موقع پر آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے مجھے اپنے ہیڈکوارٹرز میں مدعو کیا اور مجھے کچھ کہنے کا موقع فراہم کیا۔

احمدیہ...... جماعت کے سربراہ کے طور پر میں چاہوں گا کہ میں (دینی) تعلیمات کے بارے آپ سے کچھ کہوں۔ تاہم یہ اس قدر وسیع موضوع ہے کہ ایک مختصر سے وقت کی نشست میں اس کا احاطہ کرنا ناممکن ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ میں (دینی) تعلیمات کے کسی ایک پہلو تک ہی اپنے آپ کو محدود رکھوں اور اسی پر آپ سے کچھ کہوں۔ جب میں اس غور و فکر میں تھا کہ وہ کونسا پہلو ہو جس پر آج بات کی جائے تو اسی اثنا میں مجھے ہماری جرمنی کی جماعت کے امیر عبداللہ واگس ہاؤزر صاحب کی درخواست پہنچی کہ میں (دین) میں اپنے وطن سے محبت اور وفاداری کے عنوان پر خطاب کروں۔ ان کی اس تجویز نے میرے لئے فیصلہ کرنا آسان کر دیا۔ پس آج میں اسی تناظر میں (دین) کی تعلیمات کا مختصراً ذکر کروں گا۔

''اپنے وطن سے وفاداری اور محبت'' ایسے الفاظ کہنا اور سننا بہت آسان لگتا ہے۔ مگر حقیقت میں یہ چند الفاظ اپنے اندر معانی کی انتہائی وسعت اور گہرائی لئے ہوئے ہیں۔ یہ الفاظ اصل میں کیا معنی رکھتے ہیں اور کن چیزوں کا تقاضا کرتے ہیں اس امر کا حقیقی ادراک حاصل کرنا بہت مشکل ہے۔ بہرحال اس مختصر سے وقت میں، میں کوشش کروں گا کہ اپنے وطن سے محبت اور وفاداری کے اسلامی تصور پر کچھ بات کروں۔

سب سے پہلے تو یہ (دین) کا بنیادی اور اہم اصول ہے کہ ایک شخص کے قول اور فعل میں کسی بھی پہلو سے دوہرا پن یا منافقت نہیں ہونی چاہئے۔ حقیقی وفاداری ایک ایسا تعلق چاہتی ہے جو موافقت اور ہم آہنگی پر مبنی ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ایک انسان ظاہر میں جس بات کا اظہار کرے باطن میں بھی وہی چیز اس کے دل میں ہو۔ جب بات قومیت کی ہو تو یہ اصول اور بھی زیادہ اہمیت اختیار کر لیتے ہیں۔ کسی بھی ملک کے باسی کے لئے ضروری ہے کہ اس کا اپنے ملک کے ساتھ حقیقی وفاداری اور اخلاص کا تعلق ہو۔ قطع نظر اس بات کے کہ وہ اس ملک کا پیدائشی باشندہ ہے یا اس نے وہ شہریت بعد میں امیگریشن یا کسی اور وجہ سے حاصل کی ہے۔

وفاداری ایک بہت بڑی خوبی ہے اور خدا کے انبیاء وہ لوگ ہوتے ہیں جو اس کا سب سے اعلیٰ اظہار کرتے ہیں اور اس کے انتہائی بلند معیار باندھتے ہیں۔ ان کا اپنے خدا سے تعلق اس قدر مضبوط ہوتا ہے کہ ان کی توجہ کا محور اس کے احکام ہوتے ہیں اور وہ اسی کوشش میں ہوتے ہیں کہ کس طرح ان پر مکمل طور پر عمل کیا جاسکے۔ اس بات سے ان کے اپنے خدا سے تعلق کا اور کامل وفاداری کا اظہار ہوتا ہے اور ان کی وفا کے اسی معیار کو ہمیں اپنے لئے بطور نمونہ سامنے رکھنا چاہئے۔

تاہم اس بارے میں مزید آگے جانے سے پہلے اس بات کا علم ہونا ضروری ہے کہ وفاداری سے اصل میں مراد کیا ہے۔ (دین) کی تعلیم کے مطابق وفاداری کا اصل مطلب یہ ہے کہ انسان ہر سطح پر اپنے عہد و پیمان کو کامل طور پر پورا کرے خواہ کیسی ہی مشکل صورتحال کیوں نہ ہو۔ یہ وفاداری کا وہ معیار ہے جس کا (دین) تقاضا کرتا ہے۔ قرآن مجید میں کئی مقامات پر اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اپنے عہد و پیمان کو پورا کرنے کی طرف توجہ دلائی ہے کیونکہ وہ اپنے تمام عہدوں کے بارے میں جوابدہ ہوں گے۔ مسلمانوں کو حکم ہے کہ وہ اپنے تمام عہدوں کا ایفاء کریں ان عہدوں کو بھی جو انہوں نے خدا سے کئے ہیں اور اسی طرح دوسرے اہم معاملات میں کئے گئے عہدوں کو بھی وہ پورا کریں۔ یہاں پر ایک سوال اٹھ سکتا ہے کہ مسلمان تو یہ دعویٰ کرتے ہیں خدا اور اس کا دین ہی ان کے لئے سب سے مقدم چیز ہے تو پھر اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ خدا سے وفاداری کا عہد ان کی سب سے پہلی ترجیح ہوگی اور وہ خدا سے باندھے گئے وعدے کو ہی ہر لحاظ سے فوقیت دیں گے۔ لہٰذا یہ خیال پیدا ہو سکتا ہے کہ ایک مسلمان کی اپنے ملک سے وفاداری اور اس کا اولوالامر کی اطاعت کا عہد اس کے لئے ایک ثانوی حیثیت رکھتا ہے اور وہ ملک کے ساتھ وابستگی کا عہد ضرورت پڑنے پر توڑ سکتا ہے۔ اس کا جواب دینے کے لئے میں آپ کو پہلے یہ بتانا چاہوں گا کہ آنحضرت ﷺ نے یہ تعلیم دی ہے کہ ملک سے محبت ایمان کا جزو ہے۔ یعنی سچی حب الوطنی ایمان کا حصہ ہے اور خدا اور (دین) سے محبت اپنے اندر اس بات کو چاہتی ہے کہ انسان اپنے ملک سے بھی محبت کرے۔ چنانچہ یہ بات بہت بدیہی ہے کہ خدا سے محبت اور اپنے وطن سے محبت کرنے کے درمیان کوئی تضاد نہیں ہے۔ کیونکہ وطن سے محبت کو تو ایمان کا حصہ قرار دے دیا گیا ہے۔ یہ بہت واضح امر ہے کہ ایک مسلمان کے لئے بہت ضروری ہے کہ وہ اپنے وطن سے وفاداری کا اعلیٰ معیار قائم کرنے کی کوشش کرے کیونکہ یہ اس کا اپنے خدا تک پہنچنے کا اور اس کے نزدیک ہونے کا ذریعہ ہے۔ یہ بات ناممکن ہے کہ ایک مسلمان کی اپنے خدا سے محبت اس کے اپنے وطن سے محبت اور اخلاص رکھنے میں کسی قسم کی روک پیدا کرتی ہو۔

افسوس کہ بعض ممالک میں ہم دیکھتے ہیں کہ وہاں مذہبی حقوق پر قدغن لگائی جاتی ہیں یا انہیں مکمل طور پر سلب کیا جاتا ہے۔ تو اس صورتحال میں ایک مختلف سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ لوگ جو اپنی حکومتوں کے ہاتھوں ظلم کا نشانہ بنتے ہیں وہ کس طرح اپنے ملک کے ساتھ محبت اور وفاداری کا تعلق استوار کر سکتے ہیں؟ بات کو مزید واضح کرنے کے لئے میں بتاتا چلوں کہ پاکستان میں بعینہٖ یہی حالات ہیں جہاں حکومت نے ہماری جماعت کے خلاف قانون سازی کی ہوئی ہے اور پھر ان احمدیہ مخالف قوانین کا نفاذ بھی جاری ہے۔ لہٰذا پاکستان میں تمام احمدی ...... قانوناً غیرمسلم قرار دیئے جا چکے ہیں اور وہ اپنے آپ کو ......بھی نہیں کہہ سکتے۔ پاکستان میں احمدی، مسلمانوں کی طرح عبادت نہیں کر سکتے یا کوئی اور ذریعہ یا عمل اختیار نہیں کر سکتے جس سے یہ عیاں ہو کہ وہ مسلمان ہیں۔ یعنی خود ریاست نے ہمارے افراد جماعت کو ان کے بنیادی مذہبی حقوق سے محروم کیا ہوا ہے۔ ان حقائق کو ذہن میں رکھتے ہوئے طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر کس طرح احمدی ملک کے قانون پر عمل کر سکتے ہیں اور ملک کے ساتھ وفاداری نبھا سکتے ہیں؟ یہاں میں اس امر کی وضاحت کر دوں کہ جب ایسے انتہائی حالات پیدا ہوتے ہیں تو پھر ملک کا قانون اور اس سے وفاداری کا تعلق دو علیحدہ چیزیں بن جاتی ہیں۔ ہم احمدی اس بات کو مانتے ہیں کہ مذہب کسی فرد کا ذاتی معاملہ ہوتا ہے اور دین کے معاملہ میں کوئی جبر نہیں ہونا چاہئے۔ پس جب قانون اس بنیادی حق میں دخل اندازی کرنے لگے تو یقیناً یہ انتہائی ظلم اور بربریت ہے۔ ریاست کی طرف سے کیا جانے والا یہ ظلم جو ہر زمانے میں ہی ہوتا رہا ہے، اس کی اکثریت نے ہمیشہ ہی مذمت کی ہے۔ اگر ہم یورپ کی تاریخ پر نظر دوڑائیں تو ہم دیکھتے ہیں کہ اس براعظم میں بھی مذہب کے نام پر ظلم کو روا رکھا گیا جس کے نتیجہ میں ہزارہا لوگوں کو ایک ملک سے دوسرے ملک ہجرتیں کرنی پڑیں۔ تمام سلیم الفطرت مؤرخین، حکومتوں اور لوگوں نے ایسے عمل کو ظلم اور بربریت ہی قرار دیا۔ ایسے حالات میں (دین) کی تعلیم یہ ہے کہ جب ظلم اپنی تمام حدود کو توڑ دے اور برداشت کی حد ختم ہونے لگے تو ایسے میں انسان کو وہ شہر، وہ ملک چھوڑ کر ایسی جگہ چلا جانا چاہئے جہاں وہ اپنے مذہب پر آزادی کے ساتھ عمل کر سکتا ہو۔ مگر اس تعلیم کے ساتھ ہی (دین) یہ بھی بتلاتا ہے کہ خواہ کیسے ہی حالات کیوں نہ ہوں کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ قانون کو اپنے ہاتھ میں لے یا پھر ملک کے خلاف کسی خفیہ سازش کا حصہ بنے۔ یہ (دین) کی بڑی واضح اور دوٹوک تعلیم ہے۔

انتہائی ظلم و ستم کے باوجود، لاکھوں احمدی پاکستان میں رہ رہے ہیں اور ایک مسلسل ناروا امتیازی سلوک اور ایسی بربریت کے ساتھ جو تمام شعبہ ہائے زندگی میں ان کے ساتھ جاری ہے، احمدی اپنے ملک کے ساتھ مکمل وفاداری اور اخلاص کا رشتہ جوڑے ہوئے ہیں۔ جس شعبہ میں بھی وہ ہوں اور جہاں بھی وہ ہوں وہ اپنے ملک کی ترقی اور کامیابی کے لئے مسلسل مصروف کار رہیں۔

کئی دہائیوں سے مخالفین احمدیت یہ الزام لگا رہے ہیں کہ احمدی اپنے ملک سے وفادار نہیں۔ مگر وہ ان الزامات کو کبھی ثابت نہیں کر سکے اور نہ ہی ان کا کوئی ثبوت دے سکے ہیں۔ اس کے برخلاف حقیقت یہ ہے کہ جب بھی پاکستان کے لئے، ملک کے لئے قربانی دینے کا موقع آیا تو احمدی ...... ہمیشہ اگلی صفوں پر کھڑے ہوئے اور وہ اپنے ملک کے لئے ہر قربانی کے لئے ہمیشہ مستعد ہوتے ہیں۔ باوجودیکہ وہ خود قانون کے ظلم و ستم کا نشانہ بنے ہوئے ہیں، یہ احمدی......ہی ہیں جو سب سے بڑھ کر ملک کے قانون کی پاسداری کرتے ہیں۔ یہ سب اس لئے ہے کہ وہ حقیقی ...... ہیں اور حقیقی ...... پر عمل کرتے ہیں۔

وفاداری کے ضمن میں قرآن مجید کی ایک اور تعلیم یہ بھی ہے کہ لوگوں کو ایسی تمام چیزوں سے اجتناب کرنا چاہئے جو غیرشریفانہ اور ناپسندیدہ ہوں اور اپنے اندر سرکشی کا کوئی انداز رکھتی ہوں۔ (دین) کی تعلیمات کا خوبصورت اور امتیازی پہلو یہ بھی ہے کہ یہ صرف انتہائی حالتوں تک ہماری توجہ مبذول نہیں کرواتا بلکہ یہ ان معمولی چیزوں میں بھی ہمیں خبردار کرتا ہے جو آگے چل کر انسانیت کے لئے تباہی کا زینہ بنتی ہیں۔

پس اگر (دین) کی تعلیمات پر صحیح طور پر عمل کیا جائے تو تمام معاملات کو بے قابو ہونے سے پہلے شروع میں ہی حل کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً ایک ایسا ایشو جو ملک کو انتہائی نقصان پہنچا سکتا ہے وہ افراد میں پیسے کی ہوس ہے۔ اکثر لوگ مادی خواہشات میں اس قدر محو ہو جاتے ہیں کہ یہ خواہشات بے قابو ہو جاتی ہیں اور لوگوں کو خیانت کی طرف لے جاتی ہیں۔ آخرکار ان کا نتیجہ اپنے ہی ملک کے خلاف بغاوت کی صورت میں نکلتا ہے۔

میں اس کی مزید وضاحت کر دوں۔ عربی لفظ ''بغیہ'' ایسے لوگوں کے لئے استعمال ہوا ہے جو اپنے ہی ملک کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ یہ ان لوگوں کے لئے بولا جاتا ہے جو غلط کام کرتے ہیں یا دوسروں کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ یہ ان لوگوں کے لئے بھی استعمال ہوا ہے جو دھوکہ دہی میں ملوث ہوں اور چیزوں کو غیرقانونی اور غلط ذرائع سے حاصل کریں۔ یہ ان لوگوں کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے جو تمام حدوں کو توڑ دیں اور فساد اور نقصان کریں۔ (دین) یہ تعلیم دیتا ہے کہ ایسے لوگ جو اس طرح کے اعمال کریں ان کے بارے میں یہ توقع نہیں رکھی جا سکتی کہ وہ اخلاص کے ساتھ معاملات کریں گے کیونکہ اخلاص اور وفاداری اعلیٰ درجہ کی اخلاقی اقدار ہیں اور اعلیٰ اخلاقی اقدار اخلاص کے بغیر کچھ نہیں اور اسی طرح اخلاص اعلیٰ اخلاقی اقدار کے بغیر کچھ نہیں۔

یہ بات بجا ہے کہ مختلف لوگوں کے نزدیک اعلیٰ اخلاقی اقدار کا تصور مختلف ہوگا۔ مذہب......کا دارومدار حصول رضا الٰہی ہے اور وہ اپنے پیروکاروں کو یہی تعلیم دیتا ہے کہ وہ ہمیشہ وہ اعمال بجا لائیں جو اس کی رضا حاصل کرنے والے ہوں۔ مختصراً یہ کہ (دینی) تعلیمات کے مطابق خدا نے ہر قسم کی سرکشی اور بغاوت سے منع کیا ہے خواہ وہ ملک کے خلاف ہو یا حکومت کے خلاف ہو۔ ایسا اس لئے ہے کہ بغاوت یا ریاست کے خلاف کام کرنا ملک کے امن اور استحکام کو خطرہ میں ڈال دیتا ہے۔ جہاں بھی اندرونی بغاوت اور اختلاف پیدا ہوتے ہیں وہاں بیرونی اختلافات کو بھی ہوا ملتی ہے اور بیرونی عناصر کو حوصلہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ اندرونی خلفشار سے فائدہ اٹھائیں۔ پس اپنے ملک سے بے وفائی کے نتائج انتہائی خطرناک اور بھیانک نکل سکتے ہیں۔ اس لئے ہر وہ چیز جو ملک کو نقصان پہنچائے وہ ''بغیہ'' کے اس مفہوم میں شامل ہے جو میں نے بیان کئے ہیں۔ ان چیزوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے ہم دیکھتے ہیں کہ اپنے وطن سے وفاداری ایک شخص سے برداشت مانگتی ہے اور تقاضا کرتی ہے کہ وہ اخلاقیات کا مظاہرہ کرے اور ملک کے قوانین کی پاسداری کرے۔

عام تناظر میں اگر بات کی جائے تو آجکل نئے دور میں اکثر حکومتیں جمہوری طریق پر قائم ہیں۔ لہٰذا اگر کسی فرد یا گروہ کو حکومت کی تبدیلی مقصود ہے تو انہیں اپنا مؤقف کا اظہار بیلٹ باکس کے ذریعے کرنا چاہئے اور ووٹ بھی ذاتیات کی وجہ سے یا ذاتی اغراض کی وجہ سے نہیں ڈالنا چاہئے بلکہ (دین) تو یہ سکھاتا ہے کہ ووٹ وطن کی محبت اور اخلاص کی وجہ سے ڈالا جائے۔ ایک شخص کو ووٹ اپنے ملک کی بہتری کو مدنظر رکھ کر ڈالنا چاہئے نہ کہ اپنی ترجیحات کو بنیاد بنا کر ووٹ ڈالا جائے یا ایسے فرد یا پارٹی کو ووٹ ڈالا جائے جن سے ذاتی منفعت وابستہ ہو۔ بلکہ ایک شخص کو ووٹ ڈالنے کا فیصلہ انتہائی مناسب طور پر کرنا چاہئے جہاں وہ یہ دیکھے کہ کونسا امیدوار یا پارٹی ملک کی مجموعی ترقی کے لئے بہتر ہوگی۔ حکومت ایک اہم ذمہ داری ہے اور اسے اسی پارٹی کو سونپنا چاہئے جس کے متعلق ووٹ ڈالنے والا دیانتداری سے سمجھتا ہے کہ وہ اس کی صحیح معنوں میں اہل ہے۔ قرآن مجید کی سورۃ نمبر 4 آیت نمبر 59 میں اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ امانت ان کو دو جو اس کے اہل ہیں اور جب لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنا ہو تو انصاف اور دیانتداری کے ساتھ کیا جائے۔ ملک سے اخلاص اس بات کا متقاضی ہے کہ حکومت ان لوگوں کو دی جائے جو اس کو چلانے کے اہل ہیں تا کہ قوم ترقی کر سکے اور اقوام عالم میں نمایاں ہو سکے۔

دنیا میں اکثر جگہوں میں ہم دیکھتے ہیں کہ لوگ حکومتی پالیسیوں کے خلاف ہڑتالوں میں شامل ہوتے ہیں بلکہ تیسری دنیا میں ہڑتال کرنے والے توڑ پھوڑ پر اتر آتے ہیں اور ریاستی اور

انفرادی املاک کو نقصان پہنچایا جاتا ہے۔ گو کہ ایسا کرنے والے یہ سب کچھ محبت کے نام پر کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ اس کا وطن سے محبت اور وفاداری سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ جہاں ہڑتال بظاہر پُرامن طریق پر ہو اور کسی قسم کا غیر قانونی حربہ نہ بھی استعمال ہوا ہو پھر بھی اس کے اثرات بہت منفی ہوتے ہیں۔ کیونکہ پُرامن ہڑتال بھی اکثر ملک کی معیشت کو کروڑوں کا نقصان پہنچاتی ہے۔ اس قسم کے رجحان کو کسی بھی طرح وطن کے ساتھ اخلاص کے طور پر پیش نہیں کیا جاسکتا۔

بانی جماعت احمدیہ کا بتلایا ہوا یہ زریں اصول ہے کہ ہر حال میں ہمیں اللہ، اس کے رسول اور حاکم وقت کی اطاعت کرنی ہوگی۔ بلکہ مجھے کہنا چاہئے کہ یہ وہی تعلیم ہے جو قرآن نے ہمیں دی ہے۔ جہاں ملک میں قانونی طور پر ہڑتال اور احتجاج کی اجازت ہو بھی تب بھی یہ صرف اسی حد تک ہونے چاہئیں جہاں تک یہ ملک اور اس کی معیشت کے لئے نقصان دہ اور ضرر رساں نہ ہوں۔

ایک اور سوال جو اکثر اٹھتا ہے کہ کیا مسلمان کسی مغربی ملک کی فوج میں شامل ہوسکتے ہیں اور کیا وہ کسی ایسی فوجی مہم کا حصہ بن سکتے ہیں جو کسی اسلامی ملک کے خلاف ہو؟ اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ کسی شخص کو ظلم اور تعدی میں ساتھ نہیں دینا چاہئے اور یہ بنیادی حکم ہر مسلمان کے ذہن میں واضح ہونا چاہئے۔ جہاں ایک مسلم ملک پر حملہ کیا جائے کہ اس نے خود ظلم اور ناانصافی کی راہ پر چلتے ہوئے زیادتی کی طرف پہلے قدم بڑھایا ہے تو ان حالات میں قرآن مسلم حکومتوں کو پابند کرتا ہے کہ وہ ظالم کا ہاتھ روکیں۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ ظلم کو روکیں اور امن قائم کریں اور ان حالات میں ظلم کو بند کروانے کے لئے کوئی قدم اٹھانا جائز ہے۔ مگر جب وہ قوم جو زیادتی کر رہی تھی وہ اپنی اصلاح کرلے اور امن اختیار کرلے تو پھر اس ملک اور اس کے باسیوں کا مختلف حیلے بہانوں سے استحصال نہیں کرنا چاہئے بلکہ انہیں ان کی قومی آزادی دے دینی چاہئے تاکہ فوج اور قوم مل کر امن کو قائم رکھیں نہ کہ کسی کے مذموم مقاصد کی تکمیل کی جائے۔ اسی طرح اسلام تمام ممالک کو خواہ وہ مسلم ہوں یا غیر مسلم ظلم اور زیادتی کو روکنے کی اجازت دیتا ہے۔ اس طرح اگر ضرورت ہو تو غیر مسلم ممالک ان حقیقی اغراض کے لئے مسلم ملک پر حملہ کرسکتے ہیں اور اسی طرح مسلم اور غیر مسلم ممالک کی افواج ان دوسرے غیر مسلم ممالک کی افواج کے ساتھ شامل ہوسکتے ہیں تاکہ اس ملک کو ظلم سے باز رکھا جائے۔ جہاں پر ایسے حالات ہوں تو مسلمان فوجیوں کو خواہ وہ کسی بھی مغربی فوج کا حصہ ہوں، انہیں احکام ماننے چاہئیں اور اگر جنگ میں لڑنا پڑے تو لڑنا چاہئے تاکہ امن قائم کیا جاسکے۔

تاہم اگر فوج کسی دوسرے ملک پر ناانصافی کرتے ہوئے حملے کا فیصلہ کرتی ہے اور خود ظالم کا کردار ادا کرتی ہے تو مسلمان کو یہ حق ہے کہ وہ فوج چھوڑ دے کیونکہ ورنہ وہ ظالم کا آلہ کار بنے گا۔ اس فیصلہ کا مطلب ہرگز یہ نہیں ہوگا کہ وہ اپنے ملک سے وفادار نہیں رہا بلکہ ان حالات میں اپنے ملک سے وفاداری اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ وہ ایسا قدم اٹھائے اور اپنی حکومت کو یہ مشورہ دے کہ وہ ان پستیوں میں نہ گرے جس میں دوسری وہ قومیں گری پڑی ہیں جو ظلم کی راہ کو اپناتی ہیں۔ اگر فوج میں شمولیت لازمی ہو اور اسے چھوڑا نہ جاسکے مگر اس کا ضمیر مطمئن نہ ہو تو اس مسلمان کو ملک چھوڑ دینا چاہئے مگر وہ ملک کے قانون کے خلاف آواز نہیں اٹھاسکتا۔ اسے ملک چھوڑ دینا چاہئے کیونکہ ایک مسلمان کو یہ اجازت نہیں کہ وہ ایک ملک میں شہری بن کر بھی رہے اور ساتھ اس ملک کے خلاف کام بھی کرے یا مخالفوں کے ساتھ مل جائے۔

پس یہ (دینی) تعلیم کے چند پہلو ہیں جو تمام سچے ...... کی ان کے وطن سے حقیقی وفاداری اور محبت کے تقاضوں کی طرف راہنمائی کرتے ہیں۔

اس مختصر سے وقت میں میں اس موضوع کو محض چھو ہی پایا ہوں۔ میں کہنا چاہوں گا کہ آجکل ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا ایک گلوبل ویلج بن گئی ہے۔ انسان باہم بہت جڑ گئے ہیں۔ تمام قوموں، ادیان اور تہذیبوں کے لوگ ہر ملک میں ملتے ہیں۔ پس تمام قوموں کے سربراہان کو چاہئے کہ وہ سب لوگوں کے جذبات اور احساسات کا خیال رکھیں۔ تمام لیڈروں اور ان کی حکومتوں کو چاہئے کہ وہ ایسے قوانین بنانے کی کوشش کریں جو سچائی اور انصاف پر مبنی معاشرہ قائم کرنے والے ہوں بجائے اس کے کہ ایسے قوانین وضع کئے جائیں جو لوگوں میں بے چینی اور اضطراب پیدا کرنے کا باعث بنیں اور ایسا کرنے کا بہترین طریق یہی ہے کہ دنیا اپنے خالق کو پہچانے۔ ہر قسم کی وفاداری خدا سے وفاداری سے مربوط ہو۔ اگر ایسا ہوجائے تو ہم اپنی آنکھوں سے تمام قوموں کے لوگوں کو اعلیٰ معیار کی وفاداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے دیکھیں گے۔ امن اور استحکام کی نئی شاہراہیں تمام دنیا میں کھل جائیں گی۔

ختم کرنے سے پہلے میں ایک مرتبہ پھر میں اس موقع کو آپ سب کے شکریہ کے لئے استعمال کرنا چاہتا ہوں کہ آپ نے مجھے مدعو کیا اور میری باتیں سنیں۔ خدا آپ سب پر فضل نازل کرے خدا جرمنی پر فضل نازل کرے۔ آپ کا بہت شکریہ

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب گیارہ بجکر پینتالیس منٹ تک جاری رہا۔

سوال و جواب

خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سوالات کے جوابات عطا فرمائے۔

ایک آفیسر نے سوال کیا کہ جرمنی میں احمدیوں کا Acceptence سٹیٹس کیا ہے؟

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر وہ احمدی مراد ہیں جو کافی لمبے عرصے سے ادھر رہ رہے ہیں اور جنہیں نیشنیلٹی کا حق دیا گیا ہے یا ایسے ہیں جو ادھر جرمنی میں پیدا ہوئے ہیں تو انہیں بھی اسی طرح Accept کرنا چاہئے جس طرح جرمنی ملک کے لوگوں کو Accept کیا جاتا ہے اور اگر جماعت احمدیہ کی بطور مذہب Acceptence کی بات ہے تو یہ ایک درست اور جائز بات ہے۔

پھر وہ احمدی ہیں جن پر ظلم کیا جاتا ہے اور وہ احمدی پاکستان سے جرمنی ہجرت کرتے ہیں اور جرمن حکومت انہیں ان مظالم کی وجہ سے قبول کرتی ہے اس لئے وہ ان کے مذہب کو بھی قبول کرتی ہے۔

سوال کے ایک دوسرے حصہ کے بارہ میں حضور انور نے فرمایا:

جو مسلمانوں کی اکثریت ہے وہ تو ہمیں صحیح نہیں سمجھتے۔ اس لئے ہمارے احمدی ملک کے کسی ادارہ میں کام نہیں کرسکتے۔ یا فوج میں کوئی فریضہ ادا نہیں کرسکتے۔ تو یہ تو آپ ہی کا معاملہ ہے کہ آپ انصاف کر رہے ہیں یا نہیں اس کا جواب تو آپ کی حکومت نے ہی دینا ہے کہ وہ کیا فیصلہ کریں گے کہ وہ مسلمانوں کی اکثریت کے دباؤ میں آجائیں گے یا نہیں۔ حکومت کو سوچنا چاہئے کہ وہ کس طرح انصاف قائم کرسکتی ہے اور احمدیوں کو ان کے حقوق دلاسکتی ہے۔

ایک آفیسر کے اس سوال کے جواب میں کہ آپ کی جماعت کے کتنے افراد جرمن فوج میں ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا اس کی مجھے کوئی معلومات نہیں۔ یہ جماعت کے افراد کی مرضی ہے کہ وہ کس میدان میں جانا چاہتے ہیں اور جس طرح میں دیکھ رہا ہوں۔ یہاں بھی ایک احمدی نوجوان بیٹھا ہے جو فوج میں ہے اور میری امید ہے کہ وہ وفادار ہوگا۔

ایک آفیسر نے سوال کیا کہ جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ خلیفہ پاکستانی ہے کیا یہ ممکن ہے کہ کبھی ایک خلیفہ کسی دوسرے ملک کا ہو جیسے فرانس یا جرمن یا برٹش؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا یہ ضروری نہیں ہے لیڈر یا خلیفہ جماعت کے ممبران سے چنا جاتا ہے۔ ایک کمیٹی ہوتی ہے جن میں ممالک کے امراء اور چند (مربیان) اور چند دوسرے افراد ہوتے ہیں وہ خلیفہ کا انتخاب کرتے ہیں۔ اس میں کوئی پابندی نہیں کہ خلیفہ پاکستانی احمدیوں میں سے ہو۔ ایک وقت آسکتا ہے کہ خلیفہ افریقہ سے ہو، ایک افریقن ہو یا یورپین یا کوئی اور۔ یہ اللہ کی مرضی ہی ہے اللہ ہی کمیٹی کے ممبران کے دلوں میں ڈالتا ہے کہ وہ کس کو چنیں۔ اس بات کا ذاتی تجربہ بہت سے لوگ آپ کو بیان کرسکتے ہیں۔ قانون کے مطابق تو کوئی پابندی نہیں ہے۔

ایک آفیسر نے سوال کیا کہ جماعت احمدیہ کی حکمت عملی اور مقصد کیا ہے؟

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے خود مسیح موعود اور مہدی اس زمانے کے امام ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ انہوں نے اپنے آنے کے دو مقاصد بیان کئے ہیں۔ پہلا یہ کہ مخلوق کو اس کے پیدا کرنے والے سے ملانا، انسان اپنے خدا کو پہچانے اور دوسرا یہ کہ ایک انسان دوسرے انسان کے حقوق ادا کرے۔ پہلا حقوق اللہ اور دوسرا حقوق العباد۔ اس لئے ہم صرف (دین) کا پیغام ہی نہیں پہنچا رہے۔ (دین) کی (دعوت الی اللہ) ہی نہیں کر رہے بلکہ ہم میدان عمل میں بھی کام کر رہے ہیں۔ ہم نے کئی ممالک میں ہسپتال بنوائے ہیں اور سکول بنوائے ہیں اور بھی انسانیت کے فائدہ کے لئے بہت سے کام کئے ہیں۔ ہم نے افریقہ کے دور دراز ریموٹ علاقوں میں Model Village کا پراجیکٹ شروع کیا ہے جہاں ہم غریب لوگوں کے لئے سولر سسٹم کے ذریعہ بجلی مہیا کر رہے ہیں۔ پینے کے لئے پانی مہیا کرنے کا انتظام کر رہے ہیں۔ کیونکہ افریقہ میں ان لوگوں کو پینے کا پانی حاصل کرنے کے لئے میلوں میل چلنا پڑتا ہے۔ پھر اس ماڈل ویلج میں گرین ہاؤس بھی بنائے جارہے ہیں اور کمیونٹی سنٹر بھی ہیں۔ اسی طرح اور بہت سی چیزیں شامل ہیں۔ اب ہم نے یہ پراجیکٹ افریقہ کے بہت سے ملکوں میں شروع کروایا ہے اور یہ سب کچھ صرف کسی احمدی گاؤں میں ہی نہیں کیا جارہا۔ بلکہ ہم محض انسانی ہمدردی کی بناء پر بغیر کسی مذہب وملت، رنگ و نسل کے فرق کے یہ خدمت بجا لا رہے ہیں۔ پس یہ ہمارے بڑے مقاصد ہیں۔

ایک آفیسر نے یہ سوال کیا کہ کیا نیشنل یا انٹرنیشنل سطح پر کوئی پینل موجود ہے جہاں مختلف اسلامی فرقوں کے سربراہ ملیں اور اپنے اختلافات پر بحث کرتے ہوں۔

حضور انور نے اس سوال کے جواب میں فرمایا کہ احمدیہ ...... جماعت انتہاء پسند مسلمانوں کے نزدیک تسلیم نہیں کی جاتی۔ آنحضرت ﷺ کی ایک پیشگوئی تھی کہ ایک زمانہ آئے گا کہ لوگ سچے (دین) کی تعلیم پر عمل نہیں کریں گے اور اس وقت وہ موعود شخص آئے گا۔ وہ موعود شخص ہمارے نزدیک حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ہیں جنہوں

نے حقیقی (دینی) تعلیم پیش کی۔

حضور انور نے فرمایا کہ میں تو صرف یہ کہہ سکتا ہوں کہ ہم یہ کوشش کر رہے ہیں کہ (دین) کی حقیقی اور سچی تعلیم انسانوں تک پہنچائیں۔ اس لئے ہم صرف مسلمانوں کو ہی دعوت نہیں دیتے ہیں بلکہ دوسرے مذاہب کو بھی دعوت دیتے ہیں۔

سوال و جواب کے اس پروگرام کے بعد چائے اور ریفریشمنٹ کے دوران بھی مختلف آفیسرز حضور انور کے پاس آتے رہے اور حضور انور ازراہ شفقت ان سے گفتگو فرماتے اور ان کے مختلف سوالات کے جوابات عطا فرماتے۔ یہ سلسلہ پونے ایک بجے تک جاری رہا۔

بیت الطاہر کے لئے روانگی

بعدازاں پروگرام کے مطابق یہاں سے بیت الطاہر کوبلنز کے لئے روانگی ہوئی۔ جنرل Bach حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو باہر گاڑی تک چھوڑنے آئے اور حضور انور کو الوداع کیا۔

دوپہر ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت الطاہر میں تشریف آوری ہوئی۔ جہاں احباب جماعت کوبلنز (Koblenz) کی ایک کثیر تعداد نے جن میں مرد خواتین اور بچے شامل تھے اپنے پیارے آقا کو پُر جوش نعروں کے ساتھ خوش آمدید کہا۔ بچوں اور بچیوں نے مختلف گروپس میں کورس کی صورت میں دعائیہ نظمیں اور ترانے پیش کئے۔ بیت الطاہر کے بیرونی احاطہ کو رنگا رنگ جھنڈیوں کے ساتھ سجایا گیا تھا۔ اس بیت کا افتتاح حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے دورہ جرمنی کے دوران 23 مئی 2004ء کو فرمایا تھا۔

جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گاڑی سے باہر تشریف لائے تو صدر جماعت کوبلنز شیخ ظفر محمد صاحب، مربی سلسلہ کوبلنز سید حسن طاہر بخاری صاحب اور ریجنل امیر کوبلنز ناصر احمد بشیر صاحب نے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور بیت الطاہر کے اندر تشریف لے گئے۔ حضور انور نے بیت سے ملحقہ بعض حصوں کا معائنہ بھی فرمایا۔ لائبریری کے معائنہ کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے انتظامیہ کو ہدایت فرمائی کہ یہاں کتابوں کے مکمل سیٹ نہیں ہیں۔ کتابوں کے مکمل سیٹ منگوا کر رکھیں۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔ دو بجے حضور انور نے بیت طاہر کوبلنز میں نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت جماعت کوبلنز کے تمام ممبران کو شرف مصافحہ سے نوازا اور بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خواتین کے ہال میں تشریف لے گئے۔ جہاں خواتین شرف زیارت سے فیضیاب ہوئیں اور بچیوں نے دعائیہ نظمیں اور گیت پیش کئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔

بعدازاں لوکل مجلس عاملہ نے گروپ کی صورت میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔

تین بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور اپنا ہاتھ بلند کر کے السلام علیکم کہا اور قافلہ واپس بیت السبوح فرینکفرٹ کے لئے روانہ ہوا۔ چار بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بیت السبوح تشریف آوری ہوئی۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

کونسلر کی ملاقات

پروگرام کے مطابق چھ بجکر پینتالیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے جہاں ایک ملک کے کونسلر اپنے سٹاف کے دو ممبران کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کے لئے حاضر ہوئے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موصوف سے مختلف امور پر گفتگو فرمائی۔

فیملی ملاقاتیں

بعدازاں سات بجکر دس منٹ پر فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج جرمنی کی 36 جماعتوں سے آنے والی 36 فیملیز کی 166 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ جرمنی کی ان فیملیز کے علاوہ پاکستان، سعودی عرب، آسٹریا، فرانس، آسٹریلیا، سپین اور سویڈن سے آنے والی 9 فیملیز کے 34 افراد نے بھی ملاقات کا شرف پایا۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام نو بجکر پانچ منٹ تک جاری رہا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

نماز جنازہ

ساڑھے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر مکرمہ بشریٰ افضل صاحبہ اہلیہ محمد افضل صاحب کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔

مرحومہ نے 25 مئی 2012ء کو جرمنی میں وفات پائی تھی۔ اناللہ...... آپ ٹھیکیدار علم دین صاحب آف ربوہ کی بیٹی تھیں۔

جنازہ حاضر کے ساتھ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھائی۔

مکرمہ بشریٰ سلام صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عبدالسلام صاحب مرحوم آف ربوہ۔ مرحومہ نے 13 مئی 2012ء کو وفات پائی۔ عمر 74 سال تھی۔ مرحومہ چوہدری عبدالسلام صاحب مرحوم جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کے باڈی گارڈ تھے، کی اہلیہ تھیں۔ ان کے ایک بیٹے عبدالحفیظ شاہد صاحب مربی سلسلہ وکالت اشاعت لندن ہیں۔

مکرمہ صدیقہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم غلام حسین صاحب صدر جماعت احمدیہ ملہو کے ضلع نارووال آپ نے 27 مئی 2012ء کو 53 سال کی عمر میں وفات پائی۔ مرحومہ کے ایک بیٹے ناصر احمد مغل صاحب مربی سلسلہ کازان (رشیا) میں خدمات بجا لا رہے ہیں۔

مکرم سعید احمد طاہر صاحب ابن مکرم نعیم احمد طاہر صاحب آف جرمنی۔ آپ کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد 3 مئی 2012ء بعمر 32 سال جرمنی میں وفات پا گئے۔ مرحوم، مکرم نعیم احمد طاہر صاحب صدر قضاء بورڈ جرمنی کے صاحبزادے تھے۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

آج Friedberg کے مقامی لوکل اخبار Wetterauer Zeitung نے بیت کے سنگ بنیاد کی خبر تفصیل کے ساتھ دی۔

اخبار Wetterauer Zeitung کی خبر کا خلاصہ

اخبار کا تعارف۔ اخبار Wetterauer Zeitung لوکل اخبار ہے جو Giessen سے لے کر Frankfurt تک پڑھی جاتی ہے۔ یہ اخبار روزنامہ ہے۔

خبر بموقع سنگ بنیاد دارالامان Friedberg

خلیفہ (بیت) کے سنگ بنیاد کے لئے آئے

29 مئی 2012ء کے دن کو جماعت احمدیہ Friedberg کے 400 افراد بہت لمبا عرصہ تک یاد رکھیں گے۔ اس جمعرات کے دن صرف (بیت) کے لئے سنگ بنیاد ہی نہیں رکھا گیا بلکہ مہمان کے طور پر حضرت مرزا مسرور احمد بھی موجود تھے جو جماعت احمدیہ کے، جن کی تعداد دنیا بھر میں کئی لاکھ ہے، مذہبی لیڈر ہیں۔

محمد داؤد مجوکہ صاحب، جو جماعت احمدیہ جرمنی Spokesman ہیں، نے کہا کہ ہمارے لئے یہ دورہ اسی طرح ہے کہ جس طرح کیتھولکس کے لئے پوپ کا دورہ ہوتا ہے۔ مقامی علاقے کی پولیس بھی موجود تھی۔ جماعت احمدیہ کے مذہبی لیڈر کا استقبال وحید احمد قمر (صدر جماعت Friedberg)، عبداللہ واگس ہاؤزر (امیر جماعت احمدیہ جرمنی) اور میئر Michael Keller نے کیا۔ حضور انور ٹینٹ میں تشریف لائے جو مردوں سے بھرا ہوا تھا۔ خواتین اور بچے یہ کارروائی سکرین کے ذریعہ دیکھ رہے تھے۔

کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا اور ساتھ اردو اور جرمن ترجمہ پڑھا گیا۔ اس کے بعد واگس ہاؤزر صاحب نے شہر کا تعارف پیش کیا جس میں عیسائی گرجوں اور یہودیوں کے معابد کا بھی ذکر کیا۔

اس کے بعد میئر صاحب نے خوش آمدید کہا۔ میئر نے کہا کہ (بیت) کو اب گھروں کے پیچھے چھپا نہیں رہنے دینا چاہئے۔ ہر جماعت کو ایک گھر کی ضرورت ہوتی ہے، گھر کے بغیر ایک جماعت کا جینا مشکل ہوتا ہے۔ اس نے کہا کہ اسے بہت خوشی ہو رہی ہے کہ ایک امن کی جگہ بن رہی ہے۔ احمدیہ (بیت) تعمیر ہو رہی ہے اور یہ کہ (بیت) ایک Industrial Area میں بنانی پڑ رہی ہے۔ آخر پر میئر صاحب نے جماعت کو مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ آپ لوگ اپنے پیغام کو شہر تک پہنچائیں۔

اس کے بعد حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطاب فرمایا۔ آپ نے جماعت اور شہر کے اچھے تعلقات ہونے پر خوشی کا اظہار کیا۔ آپ نے فرمایا کہ احمدیہ جماعت کی بنیاد (دین) کی پیاری تعلیم پر ہے جو اخوت، پیار اور بھائی چارہ ہے۔ (بیت) کے بننے سے احمدیہ جماعت مزید متعارف ہوگی۔ آگے آپ نے فرمایا کہ احمدیوں کو احتیاط سے رہنا ہوگا تا کہ لوگ دیکھیں کہ (دینی) تعلیم کتنی خوبصورت ہے۔ حضور نے اپنی تقریر کے آخر پر فرمایا کہ اگر آپ Mr. Keller ہمیں اور پلاٹ دیں گے تو ہم اور (بیوت) بنائیں گے اور میں زیادہ آیا کروں گا۔

اس خبر کے آخر میں کچھ فگرز دی گئی ہیں جن میں (بیت) کے بارہ میں فگرز بھی ہیں۔

اخبار میں تین تصاویر ہیں۔ پہلی تصویر میں حضور انور اور میئر صاحب سنگ بنیاد کے موقع پر کھڑے ہیں اور میئر صاحب اینٹ رکھ رہے ہیں۔

دوسری تصویر پر حضور انور خطاب فرما رہے ہیں۔

تیسری تصویر میں بچیاں حضور انور کو خوش آمدید کہہ رہی ہیں۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نماز جنازہ حاضر و غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 9 جون 2012ء کو بمقام بیت الفضل لندن بوقت 11 بجے درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر و غائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرم سلیم احمد بھٹی صاحب:

مکرم سلیم احمد بھٹی صاحب آف ہنسلو لندن مورخہ 5 جون 2012ء کو 78 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ کے دادا مکرم قاضی عبدالرحیم صاحب مرحوم کو منارۃ المسیح کی تعمیر میں خدمت کی توفیق ملی۔ آپ کے والد مکرم قاضی مبارک احمد بھٹی صاحب نے فیکٹری ایریا ربوہ میں اپنی زمین بیت الذکر کے لئے پیش کی۔ جس پر بیت سلام تعمیر ہوئی۔ آپ بہت نیک اور بزرگ شخصیت کے مالک تھے۔ آپ نے پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹے اور دو بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ ایک بیٹا عقیل احمد رانا صاحب کو آپ نے گود لیا جو اس وقت ایم ٹی اے میں خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرم ملک سلطان محمود صاحب:

مکرم ملک سلطان محمود صاحب آف پیس ولیج کینیڈا 10 اپریل 2012ء کو وفات پا گئے۔ آپ کو ایک لمبا عرصہ جماعت شاہ پور ضلع سرگودھا میں صدر جماعت کے فرائض ادا کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ کینیڈا کی لوکل جماعت میں سیکرٹری وصایا کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیتے رہے۔ سلسلہ کی غیرت رکھنے والے نڈر انسان تھے۔ اپنی ملازمت کے دوران جماعت کا بڑی بہادری سے دفاع کرتے رہے۔ بہت سے بچوں کو قرآن مجید پڑھانے کی سعادت نصیب ہوئی۔ مرحوم موصی تھے۔

مکرمہ علیمہ بیگم صاحبہ:

مکرمہ علیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد احمد صاحب درویش قادیان ربوہ مورخہ 4 مارچ 2012ء کو بعمر 85 سال وفات پا گئیں۔ آپ حضرت چوہدری سلطان عالم صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی بیٹی تھیں۔ مرحومہ تہجد گزار، پابند صلوٰۃ تھیں۔ مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی رہیں۔ آپ کو غیر از جماعت لڑکیوں اور خواتین کو قرآن مجید پڑھانے کا شرف بھی حاصل رہا ہے۔ بے حد مہمان نواز خاتون تھیں۔

درخواست دعا

❁ مکرم محمد حیدر گھمن صاحب دارالنصر غربی منعم ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم انور احمد باجوہ صاحب آف رحیم یار خان بعارضہ جگر بیمار ہیں۔ محض اللہ کے فضل سے طبیعت پہلے سے بہتر ہے اور مزید علاج کے لئے بیرون ملک جا رہے ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ دوران سفر ان کو حفظ و امان میں رکھے اور صحت عطا کرے اور پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

❁ مکرم حکیم منور احمد عزیز صاحب دارالفتوح شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی خالہ محترمہ فتح بی بی صاحبہ والدہ مکرم محمد سرور بھٹہ صاحب احمدیہ فرنیچرز دارالرحمت ربوہ ایک عرصہ سے بیمار ہیں۔ ضعیف ہونے کی وجہ سے بینائی ختم ہے اور جسم میں کمزوری بھی کافی ہوگئی ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔ (آمین)

❁ مکرم شیخ عرفان مسعود صاحب سیکرٹری تعلیم القرآن حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم پروفیسر شیخ عبدالماجد صاحب مرحوم جن کی عمر 72 سال ہے صحت ٹھیک نہیں ہے۔ گلے اور گردے کی تکلیف، ٹائیفائڈ کا بخار ہے، مستقل دوائیوں کے استعمال سے مزید طبیعت خراب رہتی ہے احباب جماعت سے شفاء کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

❁ مکرم ڈاکٹر سہیل مختار احمد صاحب ڈیفنس لاہور کے بڑے بھائی مکرم گل ریز مختار صاحب گلاسگو یو۔کے کا دل کا آپریشن متوقع ہے۔ احباب سے شفا کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

مدرسۃ الحفظ میں داخلہ

❁ مدرسۃ الحفظ میں داخلہ سال 2012ء کیلئے داخلہ فارم یکم مئی تا 30 جون 2012ء مدرسۃ الحفظ سے حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ داخلہ فارم مکمل کرنے کے بعد مدرسۃ الحفظ میں جمع کروانے کی آخری تاریخ 5 جولائی 2012ء ہے۔ مقررہ تاریخ کے بعد کوئی فارم وصول نہیں کیا جائے گا۔ نامکمل فارم پر کارروائی ممکن نہیں ہوگی۔ داخلہ فارم حاصل کرنے اور واپس جمع کروانے کا وقت صبح 8 تا 12 بجے ہے۔ تمام احباب سے گزارش ہے کہ مقررہ اوقات میں تشریف لائیں فارم کے ہمراہ مندرجہ ذیل سرٹیفیکیٹ لف کریں۔

1۔ برتھ سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی
2۔ پرائمری پاس سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی
(انٹرویو کے وقت اصل سرٹیفکیٹ ہمراہ لانا ضروری ہیں)

نوٹ: فارم پر صدر/امیر جماعت کی تصدیق ضروری ہے۔

اہلیت:

1۔ امیدوار کیلئے ضروری ہے کہ 31 جولائی 2012ء تک اس کی عمر بارہ سال سے زائد نہ ہو۔
2۔ امیدوار پرائمری پاس ہو۔
3۔ امیدوار نے قرآن کریم ناظرہ صحت تلفظ کے ساتھ مکمل پڑھا ہو۔

انٹرویو

1۔ ربوہ کے امیدواران کا انٹرویو مورخہ 14 جولائی کو صبح 6:30 بجے مدرسۃ الحفظ میں ہوگا۔
2۔ بیرون ربوہ کے امیدواران کا انٹرویو مورخہ 16,15 جولائی کو صبح 6:30 بجے مدرسۃ الحفظ میں ہوگا۔

انٹرویو کیلئے امیدواران کی لسٹ مورخہ 12 جولائی کو دارالضیافت کے استقبالیہ میں اور مدرسۃ الحفظ کے گیٹ پر آویزاں کردی جائے گی۔

تمام امیدواران سے درخواست ہے کہ انٹرویو کے لئے آنے سے قبل اس بات کی تسلی کرلیں کہ ان کا نام لسٹ میں شامل ہے۔ نیز مقررہ وقت پر تشریف لائیں۔

عارضی لسٹ اور تدریس کا آغاز

کامیاب امیدواران کی عارضی لسٹ مورخہ 18 جولائی 2012ء کو صبح 10 بجے مدرسۃ الحفظ اور نظارت تعلیم کے نوٹس بورڈ پر آویزاں کردی جائے گی۔ تدریس کا آغاز مورخہ یکم ستمبر 2012ء سے ہوگا حتمی داخلہ 31 دسمبر 2012ء کے بعد تسلی بخش تدریسی کارکردگی پر دیا جائے گا۔

نوٹ: انٹرویو کیلئے قواعد پر پورا اترنے والے امیدواران کو علیحدہ سے کوئی اطلاع نہیں بھجوائی جائے گی۔

جو احباب اپنے بچوں کو داخل کروانے کے خواہشمند ہیں وہ ابھی سے اپنے بچوں کو روزانہ آدھا پارہ تلاوت کی عادت ڈالیں اور آخری پارے سے حفظ کروانا شروع کروا دیں۔

مدرسۃ الحفظ۔ شکور پارک نزد نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ
پوسٹ کوڈ: 35460 فون: 047-6213322
(پرنسپل مدرسۃ الحفظ ربوہ)

پتہ درکار ہے

❁ مکرمہ مبارکہ پروین صاحبہ بنت مکرم اللہ بخش صاحب وصیت نمبر 54160 نے مورخہ 21 مارچ 2006ء کو طاہر کریانہ سٹور نزد اے۔ ایس۔ پی آفس لاہور روڈ چنیوٹ سے وصیت کی تھی۔ شروع وصیت سے موصیہ کا دفتر سے رابطہ نہ ہے۔ اگر موصیہ خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی کو ان کے موجودہ پتہ یا فون نمبر کا علم ہو تو دفتر ہذا کو جلد از جلد مطلع فرمائیں۔ شکریہ

درخواست دعا

❁ محترمہ جمیلہ رانا صاحبہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور تحریر کرتی ہیں۔

خاکسارہ کی بیٹی محترمہ منصورہ عنصر صاحبہ اہلیہ مکرم عنصر احمد صاحب لندن یوکے کی آنکھ میں تکلیف ہے احباب جماعت سے شفاء کاملہ عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆......☆......☆......☆

بریکنگ نیوز
ملکی حالات کے پیش نظر ربوہ میں پہلی بار مکمل سیکیورٹی انشورنس کے ساتھ
پرائم رینٹ اے کار
2012 نیو ماڈل کاریں۔ نہ قطار، نہ انتظار
نمایاں خصوصیات ☆ مسافر کی انشورنس کے ساتھ ☆ مکمل سیکیورٹی نیوی گیشن کے ساتھ ☆ با اخلاق، تجربہ کار ڈرائیور ☆ 24 گھنٹے سروس
رابطہ ربوہ آفس: ربوہ لائنز مین بس سٹاپ
فون: 0345-7874222 - 047-6211222, 6214222

عجائبات عالم

کانگرس لائبریری امریکہ

دنیا کی سب سے بڑی لائبریری

لائبریری آف کانگرس امریکہ کے صدر مقام واشنگٹن میں واقع ہے۔کئی بلاکوں پر مشتمل یہ کرہ ارض کی سب سے بڑی اور عظیم الشان لائبریری ہے۔ جو بلاشبہ دنیا کا آٹھواں عجوبہ ہے۔صدیوں کی سوچ، علم، تجربہ، مشاہدات اور تجسس کا نچوڑ اور گنجینہ ہے۔

امریکی صدر ابراہام لنکن کو مطالعے کا بہت شوق تھا اسی مطالعے اور سخت محنت نے اسے ایک دن امریکہ کا صدر بنا دیا۔اسی عظیم صدر کے ملک کا یہ عظیم ترین کتب خانہ لائبریری آف کانگرس کہلاتا ہے۔امریکہ کی پارلیمنٹ ''کانگرس'' کہلاتی ہے۔ یہ لائبریری اراکین پارلیمنٹ کیلئے قائم ہوئی تھی۔

آٹھ کروڑ 50 لاکھ کتب پر مشتمل اس لائبریری کے 23 کمروں کی الماریوں میں جس کے تختوں کی لمبائی 530 میل ہے۔ دنیا کی سب سے چھوٹی کتاب کے علاوہ دو کروڑ کتابیں، بیشمار نقشے، گلوبز، نیوز ریل، میوزک شفٹ، حکومتی دستاویزات، اہم شخصیات کی تحریریں، قدیم زمانے کی متحرک فلمیں (موشن پکچرز) اور طباعت کے اولین نمونے رکھے ہوئے ہیں۔ چھپائی کے اولین نمونے، دنیا کے سب سے پہلے کاغذ کے ٹکڑے اور سب سے چھوٹی کتاب بھی موجود ہے۔اس لائبریری میں روزانہ 31 ہزار سے زائد کتابیں اور رسائل وغیرہ آتے ہیں۔

کانگرس لائبریری میں کتابوں کی تین چوتھائی تعداد 470 مختلف زبانوں پر مشتمل ہے۔جس میں عربی کی کتابوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے۔ لائبریری میں مطالعہ کیلئے 23 کشادہ کمرے ہیں۔ اس لائبریری سے استفادہ کرنے کیلئے کسی کی اجازت کی ضرورت نہیں۔اس لائبریری کو دو دفعہ آگ لگنے کی وجہ سے کافی نقصان بھی ہوا۔

لائبریری آف کانگرس میں 5 ہزار افراد کام کرتے ہیں جن میں سے 900 کانگرس کے ارکان اور حکام کیلئے تحقیق میں لگے رہتے ہیں۔ یہ عملہ ہر سال کانگرس کے ارکان کے چار لاکھ سے زائد سوالات وغیرہ کے جوابات مرتب کرتا ہے۔ اس کے دوسرے ملازمین جسمانی طور پر معذور 70 لاکھ افراد میں یادداشتیں، ٹیپ اور مختلف قسم کا لٹریچر تقسیم کرتے ہیں۔ یہ افراد معذور اور نابینا افراد کیلئے علمی مواد، بریل کی کتابیں، ریکارڈ اور ٹیپ وغیرہ تیار کرتے ہیں۔

لائبریری کی نایاب کتابوں میں جوہان گوٹن برگ کی 1400ء کی انجیل، حرکت پذیری، پہلی کتاب، 17 ویں صدی کی ہومر کی ایلیڈ وغیرہ اور 17 ویں صدی سے لے کر موجودہ دور تک کے ایک ہزار 500 قلمی نسخے جن کی لمبائی چار انچ سے بھی کم ہے موجود ہیں۔اسکاٹ لینڈ کے اولڈ کنگ کول کی کتاب جو چیونٹی کی جسامت سے بھی چھوٹی ہے اور جسے طاقتور خوردبین اور عدسے سے پڑھا جاتا ہے موجود ہے۔

لائبریری کی الماریوں میں چار ملین نقشے رکھے ہوئے ہیں۔ جن میں چاند کے نقشے، سمندر کی تہہ کے نقشے، زمین کی آخری سرحدوں کے نقشے، نیز وہ نقشے بھی یہاں موجود ہیں جو 1320ء سے 1350ء کے دوران ملاحوں اور جہازرانوں نے کھالوں پر بنائے تھے۔

ریکارڈنگ کے شعبے میں 1904ء کی قیصر جرمنی ولہلم دوم کی آواز کی ریکارڈنگ، دوسری جنگ عظیم میں بحرالکاہل میں متعین امریکی جنرلوں کے کئی ہزار ٹیپ شدہ انٹرویوز اور سیاسی تقریروں کی ریکارڈنگ موجود ہے۔

خبریں

رواں صدی میں ملکی دریاؤں کے بہاؤ میں 40 فیصد تک کمی کا خطرہ رواں صدی میں پاکستانی دریاؤں کے بہاؤ میں 40 فیصد تک کمی کا خطرہ ہے۔پاکستان پانی استعمال کرنے والے 10 بڑے ممالک میں شامل ہے۔80 فیصد ملکی رقبہ بنجر یا نیم بنجر ہے۔ دنیا میں 2 ارب ہیکٹر رقبہ زرخیزی میں زبردست کمی کا شکار ہے۔ زرعی مقاصد کے لئے استعمال ہونے والی 70 فیصد زمین پہلے ہی زرخیزی میں کمی کے مسائل سے دوچار ہے اور دنیا کا ہر تیسرا شخص اس سے متاثر ہے۔ ہر سال زمین کے صحرا میں تبدیل ہونے سے 42 ارب ڈالر کا نقصان ہو رہا ہے۔اقوام متحدہ کے مطابق زمین کا 30 فیصد حصہ صحرا بننے کے خطرے سے دوچار ہے۔ عالمی سطح پر 75 فیصد آبادی ان علاقوں میں رہائش پذیر ہے جو زیادہ پیداوار دینے اور یہاں آباد لوگوں کی خوراک کی ضروریات پوری کرنے سے قاصر ہیں۔اقوام متحدہ کے مطابق آئندہ 13 سال میں دنیا کی 2 تہائی آبادی پانی کی شدید کمی کے شکار علاقوں میں رہائش پذیر ہوگی۔

خطرہ تین گنا لندن میں ایک بڑے تحقیقاتی مطالعہ کے نتائج سے پتہ چلا ہے کہ سی ٹی سکین سے بچوں میں لیوکیمیا اور دماغ کے کینسر کا خطرہ تین گنا بڑھ جاتا ہے۔ سائنسدانوں کا کہنا ہے کہ تھری ڈی ایکسریز کا استعمال اشد ضرورت کے بغیر نہ کیا جائے۔اس سے قبل یہ خیال کیا جاتا تھا کہ لوڈوز سی ٹی سکین یا کمپیوٹڈ ٹوموگرافی سکین سے بچوں کو بالغوں کے مقابلے میں تابکاری سے متاثر ہونے کا زیادہ خطرہ نہیں۔ یہ خیال جاپان پر دوسری جنگ عظیم میں گرائے گئے ایٹم بم سے متاثرہ زندہ افراد پر کئے گئے تخمینوں کی بنیاد پر تھا۔ برطانوی سائنسدانوں نے 1985ء سے 2002ء کے درمیان برطانوی ہسپتالوں میں 22 سال سے کم عمر کے 180,000 مریضوں کے ڈیٹا کا تجزیہ کیا۔ نتائج سے پتہ چلا کہ پانچ سے 10 سی ٹی سکین کرانے والے بچوں پر تابکاری کے اثرات عام لوگوں کے مقابلے میں تین گنا پائے گئے۔جس سے انہیں لیوکیمیا ہونے کا خطرہ تین گنا بڑھ گیا۔

سیٹ نیوسسٹم لندن میں سیٹ نیوسسٹمز بعض اوقات ڈرائیوروں کو غلط پیغام دے کر گمراہ کرتا ہے اور اس سے ان کی اہلیت متاثر ہوتی ہے۔ ایک مطالعہ کے مطابق لنکا شائر یونیورسٹی اینڈ رائل بالووے اور یونیورسٹی آف لندن کی جانب سے کئے گئے ایک تجربے میں پتہ چلا کہ سیٹ نیوسسٹمز کی ہدایات سننے سے ڈرائیوروں کی کارکردگی پر اثر پڑتا ہے۔ رضاکاروں پر سیٹ نیو ہدایت کے اثرات کو کمپیوٹر کے ذریعہ جانچا گیا۔نتائج سے پتہ چلا کہ جب لوگ پیچیدہ سیٹ نیو ہدایات پر عمل کرتے ہیں تو تیز ڈرائیونگ کرنے لگتے ہیں اور ان کی توجہ پیدل چلنے والوں پر سے ہٹ جاتی ہے جو کسی بھی وقت سامنے آسکتے ہیں۔ رائل بالووے کے شعبہ نفسیات کی ڈاکٹر پولی ڈالٹن نے کہا کہ دلچسپ بات یہ ہے کہ لوگ سادی اور واحد ہدایت کو تو یاد رکھتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں لیکن جب ایک سے زیادہ ہدایات سنتے ہیں تو ان کی ڈرائیونگ کی صلاحیت متاثر ہونے لگتی ہے۔

امریکی فوج کی سالگرہ پر کپ کیکس سے بنے جنگی ٹینک کی نمائش واشنگٹن میں فوج نے سالگرہ منانے کے حوالے سے کھانے والے کپ کیکس کی مدد سے ایک جنگی ٹینک نمائش کے لئے پیش کر دیا۔ ٹینک کی بیس لکڑی کی بنائی گئی اور ایک مقامی بیکری کی جانب سے عطیہ میں دیئے گئے پانچ ہزار کپ کیکس سے اسے چھپایا گیا۔ ہر کپ کیک میں ذائقہ دار فلیور کے کیرمل اور ونیلا بٹر کریم بھی استعمال کی گئی۔ ٹینک میں ائیر کینن بھی تھی جس کی مدد سے کپ کیکس کو فائر بھی کیا جاسکتا ہے۔ ٹینک کا وزن ڈھائی ہزار پونڈ ہے اور اسے پینٹاگون میں نمائش کے لئے رکھ دیا گیا ہے۔

☆☆☆☆☆

ربوہ میں طلوع وغروب 20 جون

طلوع فجر	3:32
طلوع آفتاب	5:01
زوال آفتاب	12:18
غروب آفتاب	7:19

سچی بوٹی کی گولیاں
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

سروس شوز پوائنٹ کالج روڈ سے اقصیٰ روڈ پر منتقل ہو چکی ہے
سروس شوز پوائنٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
سکول شوز کی تمام ورائٹی دستیاب ہے
0476212762-0301-7970654

ضرورت ملازمین
شعبہ دواسازی سٹور کیلئے چند میٹرک/ ایف اے پاس ملازمین کی ضرورت ہے۔فوری رابطہ کریں
خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ
047-6211538

قائم شدہ 1952ء
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ۔ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
047-6212515
0300-7703500

Tayyab Ahmad
Express Center Incharge
0321-4738874
(Regd.)
First Flight Express
INTERNATIONAL COURIERS & CARGO SERVICES
DHL VIA DUBAI
Lahore:
Al-Riaz Nursery D-Block Faisal Town
Main Peco Road Lahore.Pakistan
PH:0092 42 35167717, 37038097
Fax:0092 42 35167717
35175887

FR-10